عبدالجبار خان سکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ ہوشیارپور

۷۸۶

۸ جولائی ۱۹۳۶ء

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صدر مسلم لیگ پنجاب

پراونشل پارلیمنٹری بورڈ کا خط مسلمانان پنجاب کے نام

معہ

آل انڈیا مسلم لیگ مینی فسٹو

(منشور عام)

متعلقہ اصلاحات جدید

جسے

مسٹر غلام رسول خان بیرسٹر ایٹ لاء، وسیکرٹری

مسلم لیگ پنجاب پراونشل پارلیمنٹری بورڈ نے اپنے

دفتر واقع ۱۲، ٹمپل روڈ لاہور سے شائع کیا

۱۹۳۷ء

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال کا خط مسلمانان پنجاب کے نام

جناب مکرم۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ یکم اپریل سنہ ۱۹۳۷؁ سے نئی اصلاحات ملک میں نافذ ہوں گی۔ اور پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے انتخابات تاریخ مذکور سے پہلے عمل میں آجائیں گے۔ اگر مسلمانانِ ہند نے ملک و قوم کے موجودہ حالات کا جائزہ لے کر ایک صحیح اور واضح حکمت عملی اختیار نہ کی تو اُن کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا قوی احتمال ہے۔ گذشتہ پندرہ سالہ سیاسی دور کی تاریخ جس میں دو عملی یا نیم جمہوری اصلاحات پر عمل درآمد رہا اس حقیقت کی شاہد ہے کہ مسلمانوں نے بحیثیت قوم ان ابتدائی اصلاحات سے وہ فائدہ نہیں اٹھایا جو انہیں اٹھانا چاہئے تھا اس کوتاہی کے ذمہ دار کون لوگ ہیں اور کیوں؟ اس امر کو زیر بحث لانے کا یہ مقام نہیں۔ انشاء اللہ عنقریب پنجاب کے اس سیاسی دور پر تبصرہ کیا جائے گا۔ آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے اپنے منشور عام میں بعض ایسے حقائق و واقعات کی طرف قوم کی توجہ مبذول کر دی ہے اور آئندہ کا پروگرام بھی آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ ان واقعات کی تفصیلات سے بیخبری اور قوم کا باہمی تفرقہ

مینی فیسٹو منشور عام

(جاری کردہ مسلم لیگ سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ)

میلنی فیسٹو (منشور عام)

"منٹو مارلے" اصلاحات کے نفاذ نے مسلمان قائدوں کو ایک اسلامی سیاسی انجمن کی تشکیل کی ضرورت کا احساس دلایا۔ اور اس احساس کے ماتحت آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد دسمبر ۱۹۰۶ء میں بمقام ڈھاکہ رکھی گئی۔ ۱۹۱۲ء میں لیگ نے واضح طور پر اپنا نصب العین مقرر کر لیا۔ اور اپنے عزائم اور مقاصد میں مندرجہ ذیل چیزوں کو پیشِ نظر رکھا:۔

(۱) ہندوستان کے لئے ذمہ دار حکومت کا حصول۔ اور مسلمانوں کے لئے ضروری تحفظات۔

(۲) ہندوستانی مسلمانوں کے مذہبی سیاسی اور معاشری مفادات کے ارتقا کی جدوجہد کرنا۔

(۳) ہندوستان کے مسلمانوں اور دوسری اقوام کے درمیان محبت اور تعاون کا احساس پیدا کرنا۔

(۴) ہندوستانی اور دیگر ممالک کے مسلمانوں کے درمیان رشتۂ اخوت و مودت کو مضبوط کرنا۔

لکھنؤ پیکٹ

۱۹۰۶ء سے لیکر اب تک لیگ مندرجہ بالا اصولوں کے پیش نظر مصروف کار رہی ہے جبتک منٹو مارلے اصلاحات کا دور رہا لیگ اپنی ترقی میں کوشاں رہی۔ اور اس نے مسلمانوں کے صحیح

جذبات واحساسات کی ترجمانی میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ کچھ وقت گذرنے کے بعد سربرآوردہ قائدین کے تعاون واعانت اور خصوصاً مہاراجہ صاحب محمود آباد ایسی عظیم الشان شخصیت کی بے غرض خدمت جذبۂ حب وطن اور یکسوئی خیال سے لیگ کو اس قدر استواری اور استحکام حاصل ہوا کہ وہ انتہائی عروج کو پہنچ گئی اور اس نے ایک ایسا میثاق تیار کیا جو ہندوستان کی دستوری تاریخ میں بے حد اہم ہے اور جسے "میثاق لکھنؤ" یا کانگریس اور لیگ کا معاہدہ" کہتے ہیں یہ میثاق ہندوستان کی سیاسی ترقی کے راستے میں سنگ منزل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ میثاق ہندوستان کی دو عظیم قوموں کے نصب العین کی وحدت یکسوئی خیال اور ذمہ دار حکومت کے حصول کے لئے ان کے جذبۂ خلوص اور انکے تعاون کا شاہد ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئیے کہ میثاق لکھنؤ نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے تمام سیاسی اختلافات کا فیصلہ کر دیا۔ اور نہ اسے ان حالات کے پیش نظر جو موجودہ دور میں رونما ہوئے ہیں کسی قسم کی ابدی حیثیت دی جاسکتی ہے۔

ہندوستان کا مطالبۂ آزادی

مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کے بعد ہندوستان میں خود مختار حکومت کے قیام کا مطالبہ روز بروز بڑھتا گیا اور ۱۹۲۱ء سے لیکر اب تک مسلمان آزادیٔ وطن کی جنگ میں ہمسایہ قوم کے دوش بدوش

کھڑے ہیں۔ اور انھوں سے حریت وطن کے لئے قربانیاں کرنے یا ہندوؤں کے ساتھ اتحاد کرنے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ لیکن ایک اقلیت کی حیثیت سے وہ اس اصول پر مصر ہیں کہ آئندہ سیاسی نظام کے ماتحت ان کی حیثیت محفوظ اور برقرار رہے۔ یہاں کچھ سیاست دان یہ اعتراض کریں گے۔ کہ اس مطالبہ سے فرقہ وارانہ جذبات کی بو آتی ہے لیکن وہ لوگ جو دنیا کی سیاسی اور دستوری تاریخ سے واقف ہیں خوب جانتے ہیں کہ یہ مطالبہ نہ صرف بالکل طبعی ہے بلکہ اقلیتوں کا اعتماد اور تعاون حاصل کرکے کوئی مضبوط قومی حکومت صرف اسی حالت میں قائم کی جا سکتی ہے جب انہیں یہ احساس دلایا جائے کہ وہ پورے اطمینان کے ساتھ اکثریت پر اعتماد کر سکتی ہیں۔ حالات میں تغیرات رونما ہوتے رہے ھیں۔ گفت گوئیں اور مشورے بھی ہوتے رہے ہیں۔ لیکن لیگ ہمیشہ ذمہ دار حکومت کے مطالبہ پر اثر ڈال رہی ہے۔ اور آج بھی وہ اپنے مطالبہ پر چٹان کی طرح مضبوط ہے۔

جدید اصلاحات

لیگ کو اس امر کا بے حد افسوس ہے۔ کہ گول میز کانفرنسوں کے انعقاد کے بعد برطانوی پارلیمنٹ نے ہندوستان پر ایک ناگوار آئین ٹھونسنا چاہا ہے۔ اور ۱۹۳۵ء کا گورنمنٹ انڈیا ایکٹ منظور کر دیا ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۱ر اپریل

۱۹۳۶ء میں جو قرارداد منظور کی ہے۔ وہ آئین جدید کے متعلق اس کے نظریہ کی پوری وضاحت کرتی ہے لیگ نے قرار دیا تھا۔

"لیگ فرقہ دار فیصلہ کو اس وقت تک منظور کرتی ہے جب تک کسی جماعتی مفاہمت کی کوئی صورت نہ نکل آئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس آئین کے خلاف احتجاج کرتی ہے جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی رو سے ہندوستانیوں کی مرضی کے خلاف اور تمام سیاسی جماعتوں کے مکرر احتجاج اور ان کے اظہار ناراضی کے باوجود ہندوستان پر ٹھونسا جا رہا ہے"۔

صوبائی آزادی

لیگ کا نظریہ یہ ہے کہ ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر صوبائی دستور سے ان کے نقائص کے باوجود فائدہ اٹھایا جائے۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ صوبائی آزادی کی سکیم میں ایسی خرابیاں موجود ہیں جو وزارتوں کی ذمہ داریوں اور مجالس قوانین کے اقتدار و اختیارات کو بے معنی بنا دیتی ہیں۔

فیڈرل سکیم کا غیر مشروط استرداد

فیڈرل سکیم کے متعلق لیگ کی یہ واضح رائے ہے کہ مرکزی حکومت کی وفاقی سکیم صریح طور پر غلط اور نقائص سے لبریز ہے۔

یہ سکیم رجعت پسندانہ اور ارتجاعی ہونے کے علاوہ برطانوی ہند کے مفادات کے سخت خلاف ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان کی منزل آزادی کو دور تر کر کے ذمہ دار حکومت کے حصول کے مسئلہ کو غیر معین عرصہ کے لئے کھٹائی میں ڈال دے۔ اور اسی لئے ہم اسے بغیر مشروط طور پر مسترد کرتے ہیں۔ لیگ کی رائے ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ کو فیڈرل سکیم کے افتتاح سے پہلے تمام آئین پر از سر نو غور کرنا چاہیئے۔ ورنہ لیگ کو اس امر کا یقین ہے کہ یہ سکیم اپنی موجودہ شکل میں عوام کو مطمئن نہیں کر سکتی بلکہ اس کے برخلاف اگر اس آئین کے نفاذ پر اصرار کیا گیا تو افسوسناک نتائج برآمد ہوں گے۔ کیونکہ ہندوستان اور اسکے باشندوں کے مفادات کے پیش نظر یہ آئین قطعی طور پر ناقابل قبول ہے۔

لیگ اور آئندہ انتخابات

چونکہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی صوبائی سکیم سال آئندہ کے دوران میں نافذ ہونے والی ہے۔ اس لئے لیگ نے فیصلہ کیا ہے کہ ملک کے موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے صوبائی سکیم سے تھوڑا بہت فائدہ جو وہ دے سکتی ہے ضرور حاصل کیا جائے۔ اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سنٹرل پالیمنٹری بورڈ کی تشکیل کی تجویز پیش کی گئی۔ جس کا مقصد مختلف صوبوں کے انتخابات کی نگرانی کرنا ہے۔ لیگ نے اس سلسلے میں مندرجہ

ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

"چونکہ آئین نو جو عنقریب ہندوستان میں نافذ ہونے والا ہے اس نوعیت کا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایسی سیاسی پارٹیوں کی تشکیل ضروری ہے جن کی حکمت عملی واضح اور جن کا پروگرام رائے دہندگان میں سیاسی شعور پیدا کرنے کے علاوہ ان جماعتوں میں تعاون کی روح پیدا کرے جن کا مطمح نظر ایک دوسرے کے قریب قریب ہے تاکہ نئے آئین سے پورا پورا استفادہ کیا جا سکے۔ اور چونکہ مسلمانوں کی تنظیم اور صوبائی حکومتوں میں مسلمانوں کو ان کا جائز حق دلانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسلمان اپنی تنظیم کر کے ایک جماعت بنالیں اور ان کا پروگرام ترقی پسندانہ ہو۔ اس لئے یہ قرار دیا جاتا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ آئندہ صوبائی انتخابات کی مہم میں شامل ہونے کا اقدام کرے۔ اور اس امر کے لئے مسٹر جناح اپنی صدارت میں ایک سنٹرل بورڈ کی تشکیل کریں جس میں کم سے کم ۳۵ ارکان ہوں۔ مسٹر جناح کو اختیار ہو گا کہ وہ مختلف صوبوں کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان صوبائی بورڈوں کو قائم کریں یا صوبائی بورڈوں کا الحاق مرکزی بورڈ سے کریں اور محولہ بالا مقاصد کی تکمیل کے لئے ذرائع اختیار کریں۔

اس ریزولیوشن کی تائید میں اب سنٹرل بورڈ کی تشکیل کی گئی ہے۔ اور عنقریب بورڈ کی پالیسی اور پروگرام کی وضاحت کر دی جائے گی۔

سنہ ۱۹۱۹ءکی اصلاحات کا اثر

مانٹیگو چیمسفورڈ سکیم کے نفاذ سے کئی قوانین بروئے کار آگئی ہیں اور اس سکیم کے ماتحت ہندوستانیوں کو جو کچھ بھی اختیارات دیئے گئے تھے ان پر رجعت پسند اور ترقی کے دشمن طبقہ نے ایسے گروہوں کے ساتھ مل کر قبضہ کر لیا جن کا مقصد وحید ہر مقام پر اور ہر ممکن طریق سے ملازمتین اور وزارتیں حاصل کرنا تھا یہ صورتِ حالات حکومت کے لئے مفید رہی اور ان رجعت پسند اور ملازمتیں تلاش کرنے والی جماعتوں کی پشت پر حکومت نے ہمیشہ ہاتھ رکھا۔ اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لوگ نہ صرف ترقی خواہوں اور وطن دوستوں کی راہ میں سنگ گراں بن گئے۔ بلکہ انہوں نے عوام کی سادہ لوحی سے بھی ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ اس طرح رجعت پسندوں اور غیر ملکی حکومت کے استیلا کا دوہرا جوا ہماری گردنوں پر پڑا رہا۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اس استیلا کا خاتمہ کر دیا جائے۔

وقت کی سب سے بڑی ضرورت

سر وزیر حسن نے اپنے خطبہ میں جو انہوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں بمقام بمبئی ارشاد فرمایا وقت کی سب سے

بڑی ضرورت کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

"آج نئے مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ سوال صرف یہ نہیں کہ درمیانہ طبقہ کے مسلمانوں کو مغربی طریق پر تعلیم دے کر اس کے لئے نوکریاں تلاش کی جائیں۔ یا انہیں اعتدال پسندی کی اس روش پر لایا جائے جو ملکہ وکٹوریہ کے عہد سیاسیئن کا خاصہ تھی۔ بلکہ موجودہ حالات ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم سات کروڑ مسلمانوں کے معاشری مسائل کا بنظر تعمق مطالعہ کریں انہیں افلاس ذلت اور جہالت کی اس دلدل سے نکالیں جس میں وہ پھنسے ہوئے ہیں۔ اور ان کی زندگی کو تہذیب سے روشناس کر کے "آزادئی ملک کے آزاد شہری" بنا دیں۔ ہمیں غیر ممالک کے باشندوں کی طرح محسوس کرنا چاہئے کہ تبدیلی ناگزیر ہے۔ اور اگر تبدیلی کرنے میں عجلت نہ کی گئی تو معاشرتی نظام کا قصر دھڑام سے زمین پر آ رہے گا۔ اور صرف یہی نہیں کہ تعلیم یافتہ طبقہ نابود ہو جائے گا۔ بلکہ تمام وہ گروہ جو ذات زمین یا دولت کی وجہ سے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں مٹ جائیں گے۔ ہمارے موجودہ معاشری نظام کی بنیاد آج سے صدیوں قبل رکھی گئی تھی اور یہ امر بالکل طبعی ہے کہ اب اس نظام کی بنیادیں بالکل کمزور ہو گئی ہیں۔ اس لئے ہم پڑھے لکھے انسانوں' جاگیرداروں' اور سرمایہ داروں' کا فرض ہے کہ متحد ہو کر ایک نئی معاشرت کی بنیاد رکھیں اور اس معاشرت کو فروغ دینے اور اس کوشش کو بارآور کرنے کے لئے ہم سب کو قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ معاشرت کا جو محل ان بنیادوں پر استوار ہو گا وہ ایک

سلطنت کی بہ نسبت زیادہ شاندار ہوگا۔ اور اس میں انسانوں کے لئے زیادہ انصاف اور آرام ہوگا" لیکن سرِ وزیر حسن کے ان الفاظ کے باوجود لیگ ہر اس تحریک کی مخالف ہوگی جس کا مدعا ذاتی جائداد سے تعرض کرنا ہو۔

لیگ کے نمائندوں کا لائحہ عمل

مجالس قانون ساز میں جاکر لیگ کے نمائندے ہمیشہ اس بات کی کوشش کریں گے۔

(۱) کہ موجودہ صوبائی اور مجوزہ مرکزی آئین کی جگہ ہندوستان میں جمہوری اور خود مختار حکومت کا قیام ہو۔

(۲) نیز درمیانی وقفے میں وہ قانون ساز مجلسوں میں ایسی کوشش کریں گے کہ قومی زندگی کے مختلف پہلوؤں میں عوام کی حیثیت بہتر ہو جائے۔

جداگانہ انتخاب کے طریق کے پیش نظر مسلم لیگ پارٹی کی تشکیل ضروری تھی۔ لیکن یہ لوگ ہر ایسے گروہ سے تعاون کرنے کے لئے تیار رہیں جس کا نصب العین لیگ کے قریب قریب ہو اور جس کے عزائم اس سے مختلف نہ ہوں۔ لیگ مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اقتصادی پروگراموں کی دل فریبی یا کسی دوسری بنا پر فریب نہ کھا جائیں۔ کیونکہ یہ بات ملت اسلامیہ کے اتحاد اور نظم کو نقصان پہنچائے گی۔

پروگرام

مسلم لیگ سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ نے آئندہ انتخابات اسمبلی کے لئے مندرجۂ ذیل پروگرام مرتب کیا ہے:-

(۱) جمعیت العلماء ہند اور مجتہدوں کے نظریہ کے مطابق مسلمانوں کے خالص مذہبی حقوق کی حفاظت کرنا۔

(۲) تشدد آمیز قوانین کا ہر ممکن انسداد۔

(۳) ہر اس طاقت کا مقابلہ کرنا جو ہندوستان کے مفاد کے منافی اور ملک کی اقتصادی تباہ کاری پر اثر انداز ہو۔

(۴) مرکزی اور صوبجاتی حکومت کے کثیر اخراجات کو کم کر کے قوم کی فلاح و بہبود کے لئے سرمایہ فراہم کرنا۔

(۵) ہندوستانی افواج میں ہندی عنصر پیدا کرنا۔ اور ان کے اخراجات کو کم کرنا۔

(۶) صنعت و حرفت کی ترقی اور گھریلو صنعتوں کا رائج کرنا۔

(۷) اقتصادی بہتری کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کرنسی ایکسچینج اور قیمتوں کا رائج کرنا۔

(۸) دیہات کی معاشرتی۔ تعلیمی اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانا۔

(۹) دیہاتی قرض داروں کو ہر ممکن طریقہ سے قرضہ سے نجات دلانا۔

(۱۰) ابتدائی تعلیم کو بلا معاوضہ اور لازمی بنانا۔

(۱۱) اردو زبان کی حفاظت اور اُسے ترقی دینا۔
(۱۲) مسلمانوں کی عام حالت کو بہتر بنانے کے لیئے ذرائع تجویز کرنا
(۱۳) ٹکس کے بار گراں کو کم کرنے میں ہر ممکن کوشش کرنا۔

مطبوعہ میکلیگن پریس پرانی انارکلی
لاہور

کاتب نسیم الدین نمبلہ گنبد لاہور